سید ذوالکفل بخاری

ڈاکٹر سعید عنایت اللہ

اللہ تعالیٰ اگر اپنے کرم سے انسان کو شرفِ نسب کے ساتھ ساتھ حقیقت علم اور توفیق عمل کی نعمت سے نواز دے پھر اسے سنوارنے کے لیے اپنی عطا کردہ صلاحیتوں، بیان میں فصاحت و بلاغت قلم میں حق کی خاطر قوت سے حرکت اور اعضاء وجوارح میں طاعات ودیعت فرمادے تو یہ اس منعم حقیقی کی اپنے بندے پر کمال رحمت اور بے پایاں نعمتوں کا مظہر ہے۔

شریف النسب عالی حسب جذاب شخصیت اور بے شمار صفات حسنہ سے موصوف سید ذوالکفل بخاری رحمہ اللہ ان خوش نصیب انسانوں میں سے ایک تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے مذکورہ اوصاف کا وافر حصہ عطا کیا تھا۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے نواسے، نجیب الطرفین، سید محمد ذوالکفل کے ساتھ میری مصاحبت، کمیت لیل ونہار کے اعتبار سے بہت مختصر اور قلیل مگر ذہنی اور فکری یگانگت، تحریکی لگاؤ، کاز میں فنائیت، مقاصد کے حصول اور عالی اہداف کی تکمیل کے لیے انتھک مزاج اور بے حد جد وجہد جیسے امور نے ہماری اس مصاحبت کی کیفیت کو اس قدر قوی بنادیا کہ گویا ذوالکفل مدتوں سے میرا مصاحب رہا ہو۔

سید ذوالکفل کی طبیعت وفطرت اور مزاج جو میں سمجھ سکا وہ کچھ اس طرح ہے:

محبت میں اخلاص، تعلق میں صفائی، راحت میں پیچھے، مشقت میں آگے، یادوں کے لیے مار کھانا، قوت برداشت، دوسروں کی عظمت کے لیے کوشاں، ان کی خاطر اپنے آپ کو مٹانا، ان صفات حمیدہ کا خوگر سید ذوالکفل رحمہ اللہ صرف مجھ میں ہی نہیں اپنے سینکڑوں رفقاء کار، مصاحبوں بھائیوں اور دوستوں میں عقیدت ومحبت اخلاص وجاں نثاری کے انمٹ نقوش چھوڑ گیا ہے۔

مکہ مکرمہ میں ۳۳ سالہ طویل قیام اور ربع صدی سے اوپر مدت کے دوران متنوع دینی، علمی، ادبی اور تحریکی ذمہ داریاں، مدرسہ صولتیہ میں تدریسی خدمات، نَدْوَہْ اخبار میں حج ایڈیشنوں کی نگرانی کے ساتھ اپنی دیگر علمی مساہمت، تراجم کی نگرانی، تحریر مقالات، کاز کی خدمت، میں سوچتا ہوں یہ معلم حقیقی کا خصوصی انعام محض اس کے فضل وکرم، اس کی رحمت وعنایت، بزرگان دین کے ساتھ تعلقات، والدین اور احقر کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ ''اوّل بیت'' کا سایہ، زمزم شریف کی برکت، ام القریٰ میں اقامت کا صدقہ ہے، ان مذکورہ چیزوں کا ذکر تحدیثِ نعمت کے طور پر کرنے کے ساتھ ساتھ اس امر کا بیان مقصود ہے کہ کتنے ہی اہل علم، اہل قلم، اہل دین اور مخلصین کی مصاحبت کے مواقع میسر آئے ہوں گے؟ مگر اپنے کسی مصاحب سے ذمہ داریوں کی ادائیگی اور حسن تکمیل تک اپنے علم وفن اور تجربات سے استفادہ اور کاز میں اخلاص کے ذریعہ جو سکون واطمینان مجھے ذوالکفل رحمہ اللہ کی صحبت سے میسر آئی وہ میری زندگی میں پہلی اور بے نظیر مثال تھی۔ مذکورہ میدانوں میں بہت کم مصاحب ایسے ملتے ہیں جو کام کے آغاز میں بڑے شوق سے شرکت کریں پھر درمیان میں اسی جذبے کے ساتھ چلتے رہیں، پھر تکمیل تک اسی اخلاص کے ساتھ پہنچیں۔

ذوالکفل کی میرے متنوع کاموں میں مصاحبت اور مشارکت نہ صرف آغاز سے انتہاء تک مساوی درجہ کی محبت و

☆ مدرس مدرسہ صولتیہ، مکہ مکرمہ

اخلاص کے ساتھ رہی بلکہ بسا اوقات عمر کے فاصلے کے اعتبار سے انہیں میری تھکان کا احساس ہوتا تو مجھے تاکید سے کرنے پر مجبور کرتے اور خود ذمہ داری کی تکمیل کرنے میں راحت محسوس کرتے۔

مجھے اگر ایک عمل سے کسی دیگر ذمہ داری کی خاطر نکلنا ہوتا تو ان کے موجود ہونے کی حالت میں وہ ایسی ذمہ داری سے کام کو نبھاتے کہ مجھے اپنی غیوبیت کا احساس نہ ہونے دیتے۔ ذوالکفل میرا ایسا مصاحب تھا کہ میں خود سوچتا ہوں بلکہ بسا اوقات انہیں بھی کہتا کہ جناب آپ کو مکہ مکرمہ میں میری نصرت کے لیے ہی بھیجا گیا ہے۔

متنوع کاموں میں ایسی مخلصانہ معاونت ومشارکت کہ اپنی عملی زندگی میں مجھے ایسا مخلص با کمال مصاحب پہلی بار میسر آیا، اللہ کا فیصلہ کہ وہ ابدی زندگی کا راہی، گہرے نقوش، ہمیشہ یاد رہنے والے تذکرے چھوڑ کر داعی حق کی دعوت پر لبیک کہہ کر ہم سے جدا ہوکر اپنے حقیقی مالک سے جاملا۔ اور ملاپ بھی ایسا کہ ذوالکفل حرم مکی میں بیت اللہ شریف، مسجد الحرام زمزم شریف کے قریب ام المؤمنین کے قدموں میں ہمیشہ کے لیے ام القریٰ کی سکونت اختیار کرگیا۔ یہ نصیب، خوش قسمت ذوالکفل ہی کا تھا۔

ذوالکفل واقعی اسی حرم، اسی ام القریٰ اور مکہ مکرمہ میں اقامت کا سچا طلب گار تھا۔ یہی محبت اسے پاکستان سے املج پھر وہاں سے بذریعہ پاکستان ام القریٰ لے آئی۔ ذوالکفل نے مجھ سے اپنی اوّلین ملاقات میں بھی ام القریٰ سے اپنی اسی محبت کا اظہار کیا تھا۔

ان سے میری پہلی ملاقات ان کے برادر بزرگ سید کفیل شاہ صاحب بخاری کی معیت میں شیخ حرم حضرت مولانا مکی حجازی کے گھر ہوئی۔ چند لمحات کی ملاقات میں ہمارے احراری لب ولہجہ نے ہمارے لیے اکابر کی یادوں کو دہرانے کا موقع بھی فراہم کیا، اور باہم ایک دوسرے کے انتہائی قریب ہونے کا بھی۔ وہ فرمانے لگے آج احراری انداز گفتگو سے ارض حرم میں لطف اندوز ہونے کا موقع میسر آیا ہے، پھر شاہ صاحب نے املج سے جلد مکہ مکرمہ آنے اور ام القریٰ کے مدارس میں تدریس کے جوہر دکھانے کی تمنا ظاہر کی تو بندہ نے دعاء ودوا ہر دو کا وعدہ بھی کیا۔ آخر کار ان کی تعیین ہماری کوشش سے نہیں محض اللہ کے فضل وکرم اور ان کی قابلیت کی بناپر ہوگئی، مگر بعض وجوہات کی بناپر پاکستان میں کچھ تاخیر ہوگئی تو میں نے ایک اہم انگریزی کتاب جو سعودی عرب کی شناخت پر لکھی گئی تھی ترجمہ کے لیے شاہ صاحب کو پیش کی جسے انھوں نے قبول کرتے ہوئے حامی بھرلی، حالانکہ اس سے قبل کئی افراد کو وہ کتاب دی گئی مگر چونکہ اس کی ایک شرط انگریزی ادب سے گہری واقفیت اور دوسری عربی ثقافت سے واقفیت تھی، پھر تیسری شرط جو ڈاکٹر رشاد حسین نائب صدر جج کارپوریشن ساؤتھ ایشیا نے لگائی تھی کہ اس کا انگریزی ترجمہ بھی اردو ادب کا مظہر ہو۔

بہت سے لوگوں نے اس کام کو شروع کرکے آخر میں معذرت کردی مگر شاہ صاحب نے خود اور اپنے ثقہ اہل علم وادب احباب کے ساتھ مل کر مذکورہ تینوں شرائط کی رعایت کرتے ہوئے اس کی تکمیل فرمادی۔ اور اس تکمیل میں جب تاخیر ہونے لگی تو میں شاہ صاحب کو بار بار یاد دلاتا تو شاہ صاحب معقول عذر بیان کرکے مجھے مطمئن کردیتے۔ ایک رات ۱۲ بجے میں نے انہیں کہا کہ شاہ صاحب کل تک اس کام کو تمام کرنا ہے تو فرمانے لگے ان شاءاللہ، میں نے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ آج رات کو تو اب آپ آرام کرلیں پھر صبح کو بقیہ کام کا اتمام کرلیں، کیونکہ وہ آخری جزء کی تکمیل فرمارہے تھے تو فرمایا ان شاءاللہ۔

دوسرے روز عصر کے قریب جناب رؤف طاہر جدہ اور مکہ کے راستے سے فون پر سید ذوالکفل بخاری کی عمر کے تمام ہونے اور کار ایکسیڈنٹ میں ان کی شہادت کی المناک خبر دے رہے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جب ان کے گھر والوں نے ان کا آخری علمی شاہکار تلاش کیا تو وہ اس کتاب کا تکمیلی صفحہ تھا جس کی تکمیل کا وعدہ ذوالکفل نے مجھ سے گزشتہ رات کیا تھا۔ کام تو اس نے مکمل کردیا مگر ایسا خلا چھوڑ گیا جس کا پر ہونا مشکل ہے۔ علم وعمل، تقویٰ اور ایفاء عہد کا مرقع ایک عظیم انسان، ایک بڑا دانشور اور مفکر ہم سے ہمیشہ کے لیے جدا ہوگیا۔ ذوالکفل کی حسین یادیں پیاری باتیں اور حیا آفریں مسکراہٹیں کبھی فراموش نہ کی جاسکیں گی۔ رحمہ اللہ رحمۃ الابرار مع النبیین والصدیقین والشہداء۔ آمین۔